

جنونِ شاہ

تحریر: حیات سکندر

قسط: 14

آرزو: میم کہ کران کے پاس کھڑی ہوگی۔
لینال: ہلو میم۔ میں آرزو کی دوست۔ میں کب سے اپکا
ویٹ کر رہی تھی۔ میم۔
میم: آپ تو بہت پیاری ہو۔۔ اپکی آنکھیں۔
لینال: پنجابی لوگ تو پیارے ہی ہوتے ہے نہ۔
میم: بہت زیادہ۔۔ اگر آپکو پڑھی میں کوئی مسئلہ ہو
تو میرے گھر آ جانا آپ۔

میم یزال کو دیکھ کر آریان شاہ یاد آ رہا تھا۔
آریان شاہ اور یزال کی آنکھیں ایک جیسی ہے۔۔
گرے آنکھیں۔ اور گھنی پلکیں۔
میم نے ازہان اور آریان شاہ اور سکندر کو اپنے بیٹوں
کی طرح پیار کیا ہے۔

لینزال: پڑھائی۔ نو میم۔۔

آرزو: ہا ہا ہا

گاڑ لینزال کے پاس آیا۔۔ سر کال کر کے اپکا پوچھ رہے ہیں۔

لینزال: بھائی یہ بابا۔

گاڑ: بابا۔

لینزال: میم آرزو آجائیں آپکو بھی ڈرپ کر دیتی ہو پلیز۔۔ مانامت کرنا پلیز۔

میم: ٹھیک ہے چلو۔ کہ کر سب گاڑی میں بیٹھ گے۔۔

آریان شاہ اور ازہان پاشا ایک بڑے سے مال میں اپنے
دوست کی شادی کی شاپنگ کر رہے تھے۔ شاہ نے اپنے
لیے احمر کے لیے اور ازہان کے لیے ایک جیسے کپڑے لیے تھے۔
نکاح احمر کا تھا۔ لیکن دولہا شاہ اور ازہان نے بھی بنا تھا۔
ازہان : بھابھی کے لیے کیا لے گا۔
شاہ : ریڈ جوڑا۔

ازہان : ہاں لیکن کس طرح کا۔

شاہ : کیا مطلب کس طرح کا۔

ازہان : الگ الگ ہوتا ہے۔۔

شاہ : میں صرف اپنا جاننا واں کہ ویاہ چ اک لال جوڑا اے۔ ہن پتہ

نہیں، میری ووہٹی ا بے نہیں آئی

ازہان : ہاں جانتا ہو۔ روک میں مہر سے پوچھتا ہو۔

ازہان نے مہر کو کال ملائی۔۔

مہر نے کال اٹھائی۔

جی ازہان

ازہان : مہر جی۔ دلہن کیا پہنتی ہے شادی میں۔

مہر : ازہان ریڈ کلر کا لہنگا۔ مکسی۔۔ اور ریڈ کلر کے علاوہ بھی پہنتی ہے۔۔

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔

ازہان : میرے دوست کی شادی ہے نہ اس لیے۔۔

مہر : ازہان جی ہم سب بھی انوائٹڈ ہے کیا۔

ازہان : مہر صرف میں۔۔۔ سادگی سے نکاح ہے بس

آب فون رکھو مجھے جانا ہے۔

مہر نے فون رکھ دیا۔۔

شاہ : صرف کپڑو کا پوچھنا تھا۔ تو تو بچے بھی پلین کر بیٹھا۔۔

ازہان : شاہ چل اب۔

کچھ بھی لے لے۔ لیکن فل سمجھ جانہ۔

جسی دلہن پہنتی ہے۔۔

شاہ: ہاں سیکھ مہر پاشا کے لیے لینا۔۔ شادی میں۔۔

ازہان: شاہ۔ باتیں نہ کر۔ سکندر ویٹ کر رہا ہوگا ہمارا۔۔

آریان شاہ اور ازہان پاشا ایک برائیڈل سی شاپ میں جا چکے تھے۔

شاہ: ایک پیار اسبرائیڈل لہنگا نکل کر پیک کر دے۔

وہاں ایک لڑکی آئی۔

سر سائز ہانٹ۔

شاہ: یہ سب کیا ہے۔

لڑکی : سر آپ کی وائف کا سائتر۔ ویٹ۔ ہائٹ بتادے۔

شاہ : میری وائف کا نہیں ہے۔ کسی اور کا ہے۔

یار آپ جیسا ہے پیک کر دو بس۔

لڑکی : آپ کے پاس پیک ہے انکی تو دیکھا دے۔ میں تب کچھ کر سکتی ہو۔

شاہ : پیک نہیں ہے ہمارے پاس۔

ازہان : شاہ کسی کی بھی دیکھا دے۔

جو بھا بھی کی طرح ہو۔ میرال کی دیکھا دے۔

شاہ: کی میں اپنی بیوی دی فوٹو سب نوں وکھاندار ہواں؟

کوئی میراں دی فوٹو نہیں۔۔

ازہان: توبہ شاہ۔۔ کہ کر مہر کی فوٹو دیکھی۔۔

لڑکی: اوکے سراپ ویٹ کرے۔

کہ کروہا سے چلی گی۔۔۔

ازہان: بینڈ والے بھی لینے ہے کیا۔

شاہ: نہیں یار۔ کیا پتا وہ نہ مانے۔

لڑکی ایک شوپر لے کر باہر آئی۔۔

سر یہ لے پیمنٹ کر دے۔

ازہان : کتنے ہوئے۔۔ بتائے دے دیتا ہو۔

لڑکی : 5 لاکھ۔

ازہان : شاہ 5 لکھ۔

شاہ : ہا ہا پر و فیسر صاحب کہہ کر اپنا کارڈ نکل کر لڑکی کو دیا۔۔

لڑکی : شکریہ سر۔

ازہان : 5 لاکھ کا جوڑا۔ اتنے میں میرے سال کے
کپڑے آ جاتے۔۔

شاہ : ہا ہا ہا ہا پاشا۔

ازہان : کون سا کلر ہے۔

شاہ : بلکل نہیں جسکا ہے وہ دیکھے پہلے۔ ہم نہیں۔

ازہان : اچھا۔۔ لڑکی نے کارڈ شاہ کو واپس دیا۔

لڑکی : سنے۔ شاہ : جی

لڑکی : اپکی آنکھیں سچ میں گرے ہیں۔ کیا۔

شاہ : جی ہاں۔ مسکرا کر وہاں سے چلا گیا۔

ازہان : تیری وجہ سے لڑکیاں مجھے نہیں دیکھتی ہے۔

شاہ : دیکھنی بھی نہیں چاہئے۔ مہرپاشا بہت ہے تیرے لیے۔ سمجھ جا۔

ازہان : یار۔

شاہ : جلدی چل احمر ویٹ کر رہا ہوگا۔

ڈاکٹر سر آپ جا سکتے ہے گھر۔

احمر سکندر: جی شکریہ۔۔

کہ کر آئره کی طرف بڑھا۔

کیا سوچا پھر۔

آئره: سکندر میں تیار ہو لیکن میری ایک شرت ہے۔

احمر سکندر: قبول ہے۔

آئره: سن تولے۔

احمر: بولو۔

آئره: میری یادداشت واپس آئے گی آپ مجھے طلاق دی دے گئے۔
اور مجھے میری فیملی کے پاس چھوڑ آئے گے۔
احمر سکندر: قبول ہے۔۔
اٹھواب گھر چلنا ہے۔۔
کہ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔
جو آئره پکڑ کر اٹھ گی تھی۔۔
اور احمر کے ساتھ ساتھ چلانے لگی تھی۔۔

شاہ اور ازہان۔ احمر کے گھر پونج کر تیار ہو رہے تھے۔

اور مولوی بھی ساتھ تھا۔

شاہ: بلکل دولہا کی طرح لگ رہا تھا۔ شاہ نے تینو کے لیے

ایک جیسا ڈریس لیا تھا۔

احمر اور آئرہ بھی آچکے تھے۔

احمر:۔ شاہ پاشا کدھر ہو تم دونوں۔

شاہ نے اوپر سے آواز لگائی۔ ہاں بول کیا ہوا۔
سکندر: اپنی حویلی کے چار و طرف دیکھا۔ شاہ کدھر ہے۔
ازہان: ہم تیرے کمرے میں ہے تو بھی آ جا۔
سکندر: میں آتا ہو کہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔
شاہ اور پاشا نے سارا کمرہ گلابوں سے سجایا تھا۔
احمر نے پہلا قدم رکھا۔

احمر نے پہلا قدم رکھا۔

سکندر: یہ سب کیا ہے۔

ازہان: ہا ہا ہا بچامت۔

کمینو یہ کیا حرکت ہے۔ خدا کا خوف کرو۔

سکندر: پاگل ہو تم دونوں بند کرو یہ سب۔

اور تم دونوں دولہا کی طرح کیوں تیار ہو۔

شاہ: جے دولہا ہووے گاتے اسی وی ہوواں گے

سکندر: تم دونوں سے بحث نہیں کر سکتا
کیڑے دے آئوہ کے۔

شاہ: وہ پڑے ہے۔ اور تیرے بھی وہی پڑے ہے۔
سکندر: مولوی

شاہ: گڈی وچ مولوی بیٹھا اے
سکندر: اچھا کہ کر چلا گیا۔

میرال جو بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی اسے گاڈ کی کال آئی۔

میرال: ہاں بولے۔

گاڈ:- آریاں شاہ ایک مولوی اور دولہاد لہن کے کپڑے لے کر

احمر سکندر نام کے گھر گیا ہے۔

میرال شاہ: کوئی لڑکی بھی تھی کیا ساتھ

گاڈ: ہاں ایک لڑکی بھی تھی۔

میرال : شاہ کے ساتھ تھی کیا۔۔

گاڑ : لیس میم . سارے ایک ہی گھر میں ہے۔

میرال نے کال کاٹ دی۔

شاہ آپ شادی کر رہے ہیں؟؟؟

مجھے دھوکہ دے گے اپ۔ اسے شاہ کی بات یاد آئی۔

میں نکاح بھی کرو گا اور رخصتی بھی۔

میرال نے شاہ کو کال ملی۔

میرال نے شاہ کو کال ملی۔

شاہ: نے فون لیس کر کے رکھ دیا۔

ازہان: شاہ۔

شاہ: ہاں پاشا۔

یہ بیڈ کچھ زیادہ سجایا ہے تو نے۔

شاہ: تو۔ بے فکر رہ تیرے بھی سجاد و نگا

میرال جو ساری باتیں سن چکی تھی اسکا شک یقین میں بدل چکا تھا۔
میرال بیڈ کے پاس سے گن اٹھا کر ہاتھ میں پکڑی۔
اور نیچے چلی گی سامنے حیدر شاہ بیٹھا کافی پی رہا تھا۔
حیدر شاہ نے ایک نظر میرال کے ہاتھ پر ڈالی۔
کدھر جا رہی ہو میرہ۔۔

میرال : ایک داماد کو ختم کرنے۔

میرال شاہ کی جگہ کسی اور کو دے رہا ہے۔۔

کہ کراپنی گاڑی میں بیٹھ گی۔

اور گاڑ کو کال ملی

آریان شاہ کی لوکیشن بھجو مجھ جلدی۔ کہ کرفون بند کر دیا۔۔

میرال گاڑی فل سپیڈ سے چلا رہی تھی۔

احمر نے آئره کو ایک ریڈ کلر کا لہنگا پکڑا کر خود دوسرے روم میں چلا گیا۔

مولوی شاہ اور ازہان نیچے بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔۔

کچھ دیر بعد احمر سکندر بھی نیچے آچکا تھا۔۔

احمر: آئره کہاں ہیں۔۔

ازہان: ہمیں کیا پتہ۔

سکندر: اچھا کہ کر آئره کی روم کی طرف بڑھا۔

آئره۔ جو تیار ہو کر کھڑی تھی۔۔

آئره: سکندر جی آپ اندر آجائے۔

احمر اندر چلا گیا۔ کیا ہوا۔۔

آئره: آپکو ہماری ڈیل یاد ہے نہ۔۔

میری یاداشت کے بعد طلاق۔

سکندر: ہاں یاد ہے اب چلو باہر مولوی انتظار کر رہا ہے۔

آئره: احمر کے پیچھے چلنے لگی۔

وہ دونوں۔ باہر آگے جہاں سب بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔۔

سکندر جا کر مولوی کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

آئره: شاہ کے ساتھ والی چیر پر بیٹھ گی۔۔

ازہان: مولوی صاحب نکاح شروع کرے۔۔

حق مہر کتنا ہے۔

شاہ: سکندر میری بہن لکھوں میں ایک ہے۔۔۔

ازہان: ہاں بھابھی کے لیے کروڑ بھی کم ہے۔

آئره: جو اپنے ساتھ بیٹھے دونوں شخص۔ کو دیکھ رہی تھی۔

جو کچھ منٹ میں اسے اپنا رشتہ بنا بیٹھے تھے۔۔۔

سکندر: 1 کروڑ۔

شاہ: توبہ 1 کروڑ بہت گھٹا ہے جے تسی ارب پتی ہووے
تسی اپنی وڈی حویلی دامالک ہوو۔

ازہان: 3 کروڑ۔

شاہ: 5 کروڑ۔

سکندر: کیا شاہ؟؟؟

5 کروڑ

شششش مولوی صاحب لکھ دے 5 کروڑ۔

مولوی صاحب: جی۔۔

نکاح شروع کرے۔۔

میرال جو فل سپیڈ سے سکندر کے گھر پونچ چکی تھی۔۔

میرال: اتنی بھی کیا جلدی ہے نکاح شروع کرنے کی۔

سکندر: جی کیا مطلب۔

میرال: میرے شوہر کا نکاح کروا رہے ہیں آپ۔

اجازت تو کیا پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

ازہان جو منہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

سکندر: حیران تھا۔ یہ لڑکی کیا بول رہی تھی۔۔

سکندر پہلی مرتبہ میرال کو دیکھ رہا تھا۔۔

شاہ جو اپنی بیوی کے کپڑوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

میرال کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ نیند سے اٹھا کر آئی۔ ہے۔

مولوی: نکاح شروع کرو یا نہیں۔

میرال: مانا کیا ہے نہ میں نے۔۔

جانتے نہیں ہے اپ مجھے میرال حیدر شاہ نام ہے میرا۔۔ کہ کر گن

مولوی صاحب کی طرف کی۔۔

پہلے اپنے شوہر کی دلہن تو دیکھ لو۔۔۔
کہ کر آئرہ کی طرف بڑھی۔۔ جو شاہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔
میرال نے آئرہ کا دوپٹہ اوپر کی طرف اٹھایا۔
حیرانگی سے آئرہ کھڑی ہوئی۔۔

میرہ۔۔؟؟

میرال: کون میرہ۔ میرال شاہ نام ہے میرا۔

میرال : واہ۔ میری بیسٹ فرینڈ میرے شوہر سے شادی کر رہی ہے۔۔
کہ کر ہسنے لگی اور آنکھوں سے آنسو گہر رہے تھے۔
شاہ : نے میرال کا ہاتھ پکڑا۔ خود کی طرف کیا۔۔
میرال : آپ سے بات کرنے نہیں آئی ہو میں۔
آئہ سے بات کر رہی ہو۔ اپنی بیسٹ فرینڈ سے بات کر رہی ہو۔
بلکہ نہیں آئہ سلطان احمد سے بات کر رہی ہو

آئره: میرہ ایسے بات کیوں کر رہی ہے۔

میرال: پھر کیا کرو میں بتانا۔

میرے شوہر کی دوسری بیوی بن رہی ہے تو۔۔

میں نے سوچا تھا اپنے شاہ کی بیوی کے جسم کو گولیوں سے بھر دوں گی
لیکن۔ تو ہے یہاں۔

چل کر لے نکاح۔۔ بن جا میری سوتن۔۔

کہ کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔

آئره: مجھے نہیں پتا تھا۔۔ یہ تیرا شوہر ہے
ورنہ خدا کی قسم ایک آنکھ نہ دیکھتی اسکو۔۔

میں تیرے سر سے یہ دنیا وار کے پھیک سکتی ہو۔ تو نے سوچا بھی
کیسے۔۔ میں تیرے شوہر سے شادی کرونگی۔۔

میرال: جواب تک پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔

شاہ جو اپنی بیوی کی بات سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

اور یہ بھی نہیں جانتے تھے۔ آئره۔ اس کی دوست ہے

ازہان مست بیٹھاسب دیکھ رہ تھا۔

احمر سکندر: اب تک میرال کے لفظ سنائی دی رہے تھے۔۔

یہ آئرہ سلطان احمد ہے۔

شاہ: مولوی صاحب نکاح شروع کرے۔۔

آئرہ: میری دوست ادھر رو رہی ہے آپ نکاح کی بات کر رہے ہیں

شاہ: اپنی دوست کے لیے میں ہو۔۔۔

آپ سکندر سے نکاح کرے۔۔

آئره: میں سکندر سے نکاح نہیں کروں گی۔۔

میری میرہ کے شوہر ہے وہ۔۔

میرال ایک دم کھڑی ہوئی۔۔ میرے شوہر شاہ ہے۔۔

آئره: سکندر کون ہے پھر۔۔

میرال: کون سکندر؟؟

ازہان: کیسی ہے میرال شاہ۔۔

میرال نے ازہان کو دیکھا۔۔

آپ یہاں۔ کہ کر اسکی طرف بڑنے ہی لگی تھی شاہ نے ہاتھ
پکڑ کر خود کی طرف کیا۔

میری بات سنو تم میراں بلکے میرے ساتھ چلو۔
سکندر: شاہ ایک منٹ کہ کر میراں کی طرف بڑھا۔
آپ نے آئره کو کس نام سے بولایا۔
میراں: اپ ہوتے کون ہے میرے شوہر کو روکنے والے۔
کہ کر شاہ کے سامنے کھڑی ہوگی۔۔

شاہ جو اپنی بیوی کی اس ادا پر ہنس رہا تھا۔
جواسے اسکے بیسٹ فرینڈ سے پروٹیکٹ کر رہی تھی۔۔
سکندر: بتادے نہ پلیز۔

شاہ: میرال اوہنوں دس
سکندر: میرال کا نام سن کر خوش ہوا تھا۔۔
اسے اب سمجھ آئی تھی یہاں ہوا کیا ہے۔
یہ وہ لڑکی ہے جس سے شاہ محبت کرتا ہے۔

آئره جو نم آنکھوں سے اپنی بیسٹ فرینڈ کو دیکھ رہی تھی۔۔
اس نے نکاح بھی کر لیا اور اسے بتایا بھی نہیں۔
ازہان : ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔
مولوی صاحب : ٹینشن سے بیٹھے ہوئے تھے انہیں اور بھی جگہ
جانا تھا۔۔ اور یہاں تماشہ ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

سکندر : شاہ بھابی ؟؟

شاہ : ہم اور کسی لڑکی میں اتنی ہمت ہے۔ جو میرے آگئے۔

آکر کھڑی ہو۔۔ کہ کر نیچے جھک کر میراں جو دیکھا۔۔

میراں کی آنکھیں گلابی ہو رہی تھی رونے کی وجہ سے۔۔

میراں شاہ کی گرے آنکھوں میں اپنے لیے پیار دیکھ چکی تھی۔۔

اسے شاہ کی آنکھوں میں اپنے لیے پیار اور فکر دیکھ رہی تھی۔۔۔

سکندر: شاہ بعد میں رومانٹک مومنٹ مانا۔۔

شاہ: میرال سے نظر ہٹا کے سکندر کو دیکھا۔۔

ہاں کی ہویا

سکندر: تیری بیوی نے میراویاہ بند کر دتا اے تے توں کہہ رہیا ایں

کہ کی ہویا اے؟۔

شاہ: بھل گیا سی

سکندر: چل اب

میرال: آپ میرے شاہ سے ایسے کیسے بول سکتے ہیں۔

شاہ: میرال۔۔۔۔

میرال: جی شاہ۔

شاہ: یہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے۔۔ خیال کرو پلیز۔

آئره: بھائی وہ بھی میری دوست ہے جسے آپ سب کے

سامنے ڈانٹ رہے ہیں۔۔

شاہ: اچھا میری بہن۔۔ اب نہیں بولتا اپنی دوست کو کچھ۔

آپ بسم اللہ کرے۔۔

آئره سکندر جی آپ نکاح کرنا چاہتے ہے مجھ سے۔
آئره میرال کو دیکھ کر سب بھول چکی تھی وہ یادداشت جانے کا
ڈرامہ کر رہی تھی۔۔

اور میرال نے غصے میں اس کا پردہ فاش کر دیا تھا کہ وہ آئره
سلطان احمد ہے۔۔

سکندر: جی مجھے کرنا ہے۔
کہ کے بیٹھ گیا

ازہان بھی اپنی جگہ پر سہی ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

شاہ: چلو ڈرامے باز۔

میرال: شاہ۔۔۔

شاہ: کیا شاہ نکاح ختم ہونے دو۔ اس کے بعد تم سے

پوچھتا ہو۔ سائیکو لڑکی۔

کہ کر اسے چلنے کا کہا

میرال آئره کے ساتھ بیٹھ گی۔۔ جہاں پہلے شاہ بیٹھا تھا۔۔

اور شاہ میرال کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

ازہان : شاہ صاحب۔ بیٹھ جائے نہ۔۔ بہت جگہ ہے یہاں۔۔

شاہ : میں یہاں ٹھیک ہو۔

ازہان : ہم نہیں ٹھیک نہ۔

سکندر: زور زور سے ہسنے لگا۔
ازہان: تو مت ہسس۔ تو بھی اب سنگل نہیں رہا۔
میں بیچارہ اکیلا۔
شاہ: جی توں سنگل ایں ہن مہر پاشانال ویاہ کرو۔
کہ کر میرال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا۔
میرال: سوری مولوی صاحب۔
آپ نکاح شروع کر سکتے ہے۔

سکندر: زور زور سے ہسنے لگا۔
ازہان: تو مت ہسس۔ تو بھی اب سنگل نہیں رہا۔
میں بیچارہ اکیلا۔
شاہ: جی توں سنگل ایں ہن مہر پاشانال ویاہ کرو۔
کہ کر میرال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا۔
میرال: سوری مولوی صاحب۔
آپ نکاح شروع کر سکتے ہے۔

میرال جو بار بار مڑ کر شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

اور شاہ اسے بار بار اسے فلائنگ کیس دی رہا تھا۔

مولوی صاحب: احمر والد شاہ میر سکندر

آپکو آئرہ والد سلطان احمد سے 5 کروڑ حق مہر نکاح کیا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔

جی قبول ہے۔۔

جی قبول ہے۔۔

جی قبول ہے۔۔

آرہ سلطان احمد آپکو احمر والد شاہ میر سکندر سے 5

کروڑ حق مہر نکاح کیا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

رونے لگی۔۔ آج اسکی زندگی کا سب سے بڑا۔ دن تھا

اور اسنے اپنے بابا کو بتایا تک نہیں۔

آرہ نے بہت سے
پولیس والوں اور ارمی سیکرٹ ایجنٹ کو قتل کیا ہے۔
لیکن آج تک کسی کے گھر میں رہنے نہیں گئی اور نہ ہی آج تک کسی
سے نکاح کیا تھا۔

شاہ نے آرہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔
ہمیشہ خوش رہو۔۔۔

آرہ شاہ کے ہاتھ رکھنے پر اور روز سے رونے لگی۔۔۔

کوئی کہ سکتا تھا ہر کسی کو موت کے گھاٹ اتارنے
والی لیڈی کیلر آج اپنے بھائی کے سر پر ہاتھ رکھنے سے
رورہی تھی۔۔

آئره: نے اٹھا کر شاہ کو دیکھا جس کی آنکھیں ہلکی سی
بھینگ چکی تھی۔۔ کہ کر شاہ کے سینے سے لگ کر پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگ گی۔۔

میرال: بھائی سے مل لیا تو اسکی بیوی سے بھی مل لے۔۔

آرہ: مجھے تجھ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔

نکاح کر لیے بتای تک نہیں۔۔ میرہ تجھ سے یہ امید نہیں تھی۔

بابا کے بعد تو ہی میرا سب کچھ ہے۔۔

میرال: ہاں تو نے مجھے کارڈ بھیجا تھا نہ جسے۔۔

سکندر: بھابھی اس کی یاداشت چلی گی تھی۔

آپکو دیکھ کر اسے یاد آیا۔

میرال: بھائی یادداشت کی تھی۔۔

سکندر: جی بھابھی۔۔

شاہ: پاشا تیرا نکاح کب ہے۔

ازہان: میرے نکاح کو چھوڑ۔ یہ بتا شادی کا بتایا کیوں نہیں۔

شاہ: نو پاشا بھی ہم رخصتی کرے گی نہ۔۔ اور سہی طرح

سے شادی کرے گے۔۔ جانتا ہو۔ تیرے بہت ارمان تھے میری

شادی کو۔۔ تو پورے کر لینا۔۔

ازہان: اور میرا ل جی۔

شاہ: کمینے اب بھا بھی کہ۔۔

ازہان: تیری بیوی سے پہلے میری دوست ہے۔

ہاں نہ میرا ل۔

میرا ل: جی جی۔

شاہ: کوئی دوست نہیں ہے اسکا۔

صرف اسکا ایک شوہر ہے باقی سب اس کے بھائی ہے۔۔

میرال: یہ کب ہوا شاہ۔

شاہ: جب تم میرے نکاح میں آئی تھی تب۔۔
کوئی جان سکتا تھا ایک دوست اپنے دوست سے
ایسے بات کرے گا۔۔

شاہ تو میرال سے نفرت کا کہتا تھا۔۔ یہ پیار تھا۔ یہ عشق تھا
یہ جنون تھا شاہ۔ پتہ نہیں کیا۔